سوال

(8) صدقہ فطر (فطرانے) کے بارے میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

صدقہ فطر (فطرانے) کے بارے میں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کو فرض قرار دیا ہے اور رمضان کے آخر میں ادا کیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر من رمضان علی العبد والحر، والذکر والأنثی، والصغیر والکبیر من المسلمین) (متفق علیہ)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر غلام آزاد، مرد عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔''

فطرانہ کھانے کے غلہ کا ایک صاع ہے جو آدمی کی بھوک کو ختم کرتا ہے۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والاقط والتمر) (رواه البخاري)

''ہم صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں کھانے کا ایک صاع نکالتے تھے۔ ہمارا ان دنوں کھانا جو، منقہ، پنیر اور کھجور ہوتا۔''

صدقہ فطر میں مبلغ نقدی لباس جانوروں کا چارہ اور دیگر اشیاء وغیرہ نہیں دی جا سکتیں۔ اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صدقہ فطر غلہ کی ہی صورت میں دیا گیا ہے اور آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

(من عمل عملا لیس علیہ امرنا فهو رد)

''جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔''

جہاں تک ایک صاع کے وزن کا تعلق ہے تو وہ دو کلو اور چالیس گرام اعلیٰ درجہ کی گندم وغیرہ ہے ۔ یہ وہ مقدار ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دی جاتی تھی۔ صدقہ فطر کا عید الفطر سے پہلے نکالنا ضروری ہے اور افضل یہ ہے کہ اس کو عید والے دن نماز عید سے قبل ادا کیا جائے ۔ تاہم ایک یا دو دن پہلے بھی دیا جا سکتا ہے ۔ نماز عید کے بعد صدقہ فطر اگر ادا کیا جائے تو یہ جائز نہیں ہے اور اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ :

(أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکاۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداھا قبل الصلاۃ فھی زکاۃ مقبولۃ ومن اداھا بعد الصلاۃ فھی صدقۃ من الصدقات) (ابوداؤد، ابن ماجہ)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہو گا ۔''

لیکن اگر ایسی صورت ہو جاتی ہے کہ صدقہ الفطر دینے والے کو عید کے دن کا عید کی نماز کے بعد پتہ چلتا ہے اور اس وقت وہ صحرا میں تھا یا کسی ایسی جگہ مقیم تھا جہاں اس کے مستحق موجود نہ تھے تو پھر عید کی نماز کے بعد بھی صدقہ فطر ادا کیا جا سکتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 53

محدث فتویٰ